KIM-1, FARMAN 85-100 (7)

(71) Farman 85

تم اپنے دین اسماعیلی کو درست کرو یعنی برابر پہچانو۔ جس حقیقتی مومن کو ست پنتھ دین کی سمجھ ہے، وہ کبھی بھی شیطان کی بازی نہیں کھائے گا۔

جس نے بڑا کام یعنی ہماری بیعت کی ہو اور دو تین زینے اوپر چڑھا ہو، وہ اگر چین جیسے ملک میں اکیلا جائے، تب بھی کسی کی بازی نہیں کھائے گا۔ اسکے دل میں ایمان کے نور کی روشنی ہوتی ہے۔

جس نے بچپن ہی سے ہمارے مذہب کی کتابیں پڑھی ہونگی، ہمیشہ جماعت خانے آتا ہوگا، کسی کا حرام کا مال نہیں کھاتا ہوگا، کسی کو بد نظری سے نہیں دیکھتا ہوگا، تو وہ کسی سے فریب کھانے والا نہیں ہے۔ بچپن ہی سے بچوں کو دین کی کتابیں سکھاؤ، ہمیشہ انکو جماعت خانے بھیجو۔ بھائی بہنوں میں بد نظر نہیں کرو۔ اس طرح چلو گے تو کسی کے دھوکے میں نہیں آؤ گے۔ تم ہمت کرو، دین کے راستے پر چلو اور ہمیشہ دین کا خیال کرتے رہو، تو تم شیطان کے فریب میں نہیں آؤ گے۔

اگر تمہیں کسی معاملے میں شک پیدا ہو، تو ایمانی بھگت سے پوچھ کر دل سے شک دور کرو۔ تم اپنا دل ہمیشہ آئینے

جیسا صاف رکھو۔ تم اپنے دل میں ایک دوسرے کیلئے حسد اور دشمنی نہیں رکھنا. حسد اور دشمنی کی وجہ سے دین میں فتنہ ہوتا ہے، اگر تم میں ذرا سا بھی حسد ہوگا تو آہستہ آہستہ فتنہ بڑھے گا۔ تم اپنے دل میں حسد کا ایک قطرہ بھی نہیں رکھنا۔

ہمارے فرمان کو دل میں سنبھال کر تالا لگا کر رکھو۔ تمہارے مال میں، تمہاری اولاد میں اور تمہارے سب نیک کاموں میں برکت ہو! خداوند تمہیں بہت زیادہ برکت دے! انشاءاللہ، ابھی جس طرح تم ہمیں گھیر کر کھڑے ہوئے ہو، اسی طرح اس دُنیا میں بھی تم ہمارے نزدیک ہو، ایسی ہم تم سب جماعت کو دُعا آسیس فرماتے ہیں۔ تم اپنے دل میں محبت بڑھاتے رہو اور اپنا ایمان مضبوط رکھو. خانہ وادان۔

(72) Farman 86

انسان آدم کی اولاد ہے ۔ آدم کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بلند تھا، اسی طرح تمہارا رُتبہ بھی فرشتوں سے بلند ہے۔ لیکن تم دُنیا میں گناہ کرتے ہو، ایمان میں سُستی رکھتے ہو، دُنیا اور شیطان کی بازی کھاتے ہو ، اس سے تمہارا آدم ذاتی روح سنگین یعنی بھاری ہوجاتا ہے۔

الحمدللہ، ابھی تم ست پنتھ دین پر ہو۔ دوسرے بہتر (72) دین ہیں، وہ سب سچے نہیں ہیں۔ لیکن ان سب دین پر ایک دین ہے، وہ سچا ہے۔ تم اس سچے دین پر ہو یعنی ست پنتھ

پر ہو۔ اب تم ہمت رکھو، ایسی ہمت کرو کہ فرشتہ بن جاؤ۔ تمہارے خیالات ایسے رکھو کہ مرنے کے بعد تمہارا روح دوسرا جنم لےکر وہاں سے واپس نہ لوٹے اور دوبارہ دُنیا میں جنم نہ لے۔ اور تم دوزخ میں بھی نہ جاؤ۔ تم اپنے دل کے ساتھ تہیہ کر کے فرشتے جیسے بنو۔ انسان فرشتہ ہو سکتا ہے۔ تم ایسی ہمت کرو کہ جب تم یہ دُنیا چھوڑ کر جاؤ، تب فرشتے بنو۔ انسان جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے، تب اسکے اوپر بہت سی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ماں کے شکم سے باہر آتے وقت اسکو ایسی سخت تکلیف ہوتی ہے کہ اسکو باہر نکلنے کا دل نہیں چاہتا۔ مومن کے لئے بھی ایسا ہی ہے۔ جو مومن یہ دُنیا چھوڑ جاتا ہے، اسکے لئے یہ دُنیا تنگ جگہ ہے۔ مومن یہ تنگ جگہ چھوڑ کر بڑی کشادہ جگہ میں جانا چاہتا ہے۔ اس بد جگہ سے نکل کر، اسکو اچھی جگہ جانا ہے۔ ابھی تم اس دُنیا میں ہو۔ تم ایسے اعمال نہیں کرو کہ جب تم یہ دُنیا چھوڑ کر جاؤ، تب زیادہ تنگ جگہ میں جا پڑو۔ ایسی جگہ پر جانے کی کوشش کرو کہ بڑی کشادہ جگہ میں پہنچو۔ تم عرشِ عظیم پر پہنچو۔ عرشِ عظیم پر وہ پہنچتا ہے جو پاک ہے۔ اس لئے تم اپنا دل بھی پاک کرو۔ اگر تمہارا دل پاک ہو جائے تو تم اسی دُنیا میں عرشِ عظیم دیکھ سکو گے، ذرا بھی دور نہیں ہے۔

جب ہم تمہیں ہمت والے دیکھتے ہیں، تب ہم بہت خوش ہوتے ہیں۔ انشاءاللّٰہ، اس دُنیا میں بھی تم ہمارے ساتھ ہونگے۔ ہم جب تمہیں دیکھتے ہیں، تب پھول دیکھتے ہیں۔ باغ میں ایک نہیں، قسم قسم کے پھول ہوتے ہیں۔ اس طرح ہم تمہیں قسم قسم کے پھول دیکھتے ہیں۔ تم دل کے ساتھ تہیہ کرو کہ تم بغیر کانٹے کے پھول بنو۔ بغیر کانٹے والے پھول ہمت سے بنتے ہیں۔ خانہ وادان۔

Farman 88 (74

تم انسان ہوئے اور تمہیں علم گنان کی خبر نہ ہو، تو تم جانور جیسے ہوئے۔ اس سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟

تم خیال کرو کہ دوسرے جتنے بھی دین ہیں، وہ سب ظاہری دین ہیں۔ تمہارا دین باطنی ہے۔ باطنی دین ہی لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ ظاہری دین تو حیوان بھی کر سکتا ہے۔ حیوان کا منہ بند کر کے، اسکو کھانے کے لئے نہ دیں، پانی نہیں پلائیں، تو اُسکا بھی روزہ ہوتا ہے۔ اگر انسان بھی اسی طرح کرے تو اس میں کیا فائدہ ہے؟

جو کوئی سمجھے بغیر علم گنان اور دُعا پڑھتا ہے، لیکن اسکی معنی نہیں سمجھتا، وہ گدھے کی مانند ہے ۔

تم ایسی ہُنر مندی کرو کہ جس سے تمہارا روح فرشتے جیسا بن جائے۔ تم آدم ذات انسان ہو، چناچہ اپنے دین کا مطلب

سمجھو۔ اگر تم اتنا سمجھو کہ تمہارا روح کیا چیز ہے؟ تو تم کسی کی بھی بازی نہیں کھاؤ گے۔

تمہارے روح کا وجود پہلے پتھر سے شروع ہوتا ہے۔ اولاً انسان مٹی اور پتھر کی صورت میں تھا۔ اب تم انسان کے درجے میں پہنچے ہو۔ اسکے بعد تم کہاں جاؤ گے، اسکا خیال کرو۔

جو انسان مومن ہے، اسکا راستہ صاف ہے۔ مومن کی خواہش آگے بڑھنے کی ہے۔ مومن کی اُمید فرشتہ بننے کی ہونی چاہیئے۔ فرشتہ کی حالت کے بعد جو چیز ہے، وہاں جانے کا خیال رکھو۔ اس سے زیادہ بڑی چیز اور کوئی نہیں۔ انسان ایسی امید رکھے کہ اس جگہ پر پہنچے۔ یہ جگہ فرشتے سے بھی زیادہ بلند ہے۔ ایسی جگہ یعنی اصل مقام پر پہنچنے کے لئے نامردی کو جڑ سے اکھاڑ دینا چاہیئے؛ بزدلی چھوڑ کر ہمت رکھنے سے اصل مقام پر پہنچا جا سکتا ہے۔ تم ایسی نیت کرو کہ تمہارے دین میں اور تمہارے ایمان میں روز بروز اضافہ ہو اور تم سچائی پر اور حقیقت پر مضبوط بنو۔

تم کسی کا حرام کا مال نہیں کھاؤ، اپنی نظر پاک رکھو، اپنا دل صاف کرو۔ یہ تو صحیح ہے کہ سب لوگ فرشتہ نہیں بن سکتے۔ سب ہی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ جیسے تو نہیں بن سکتے، لیکن ایک، دو، دس، سو قدم تم آگے بڑھا سکو، اگر اتنا آگے بڑھو تو تمہارے حق میں بہت زیادہ فائدہ ہے۔

حقیقتی مومن کی دوستی کرو گے تو فائدہ ہوگا۔

اگر ہمارے فرمان پر اچھی طرح توجہ دو گے تو، اس دُنیا اور اس دُنیا دونوں میں، تم اچھی طرح رہو گے اور ہم تمہارے پاس رہیں گے اور تمہارا روح پاک اور صاف رہے گا۔

(77) Farman 91

اگر کوئی کہے کہ صاحب خواب میں آتے ہیں تو یہ سب جھوٹ ہے . ہم کسی کے خواب میں نہیں آتے ۔ یہ سب ڈھونگ ہے۔ اگر کسی کے خواب میں آتے ہیں تو بھی وہ آدمی بولتا نہیں ہے. کسی کو ہمارا لباس پہنا کر کہنا کہ "صاحب آئے" یہ سب ڈھونگ ہے۔ ہم آتے نہیں۔ ایسا جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے۔

(79) Farman 93

تم انسان ہو، تو اب اپنے دل سے اقرار کرو کہ یہ جماعت خانہ بہت بڑا ہے، یہ ہمیشہ تم جماعت سے بھرا ہوا رہے۔ جماعت خانہ کبھی بھی خالی نہ رہے۔ اگر خالی رہے تو، اسکی بجائے اسکو چھوڑ کر چھوٹی کوٹھڑی بناؤ۔ تم سب ایسی عادت ڈالو کہ جماعت خانہ ہمیشہ بھرا ہی رہے۔

تم سچ سمجھنا کہ اس دُنیا میں انسان کے لئے دو راستے ہیں۔ ایک درویشی کا راستہ اور دوسرا بڑائی کا راستہ ہے۔ درویشی کا راستہ یعنی فرشتہ بننے کا راستہ۔ تم درویش بن کر چلو۔

جس شخص کے پاس پیسہ نہ ہو، وہ درویش ہے، ایسا نہیں ہے۔ اسی طرح جس کے پاس پیسہ ہو، اسکے پاس درویشی نہ ہو، ایسا بھی نہیں ہے۔ درویشی کا پیسے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صرف اتنا ہے کہ جس کا دل درویش جیسا ہو، وہی صحیح اور حقیقی درویشی ہے۔

(80) Farman 94

تم سب ہمارے مومن ہو۔ تم دل میں تہیہ کرو کہ ہم ہمیشہ تمہارے پاس ہیں۔

حضرت امیرُ المومنینؑ کے زمانے میں ایک یمنی یعنی ایک دوسرے ملک کا باشندہ مسلمان تھا۔ اس نے ایک دن حضرت امیرُ المومنینؑ کے حضور میں آکر عرض کی کہ، یاخُداوند! میں ایمانی ہوں اور میرا آپؑ پر پورا پورا اعتقاد ہے۔ دوسرے مسلمان آپؑ کو جس طرح سمجھتے ہیں، میں اس طرح آپؑ کو نہیں سمجھتا۔ میں آپؑ کو خُداوند عالمین سمجھتا ہوں اور آپؑ میرے صحیح خُداوند ہیں۔ اس پر حضرت امیرُ المومنینؑ نے جواب فرمایا، تم یمنی پردیسی ہو، پھر بھی ہم پر تمہارا ایسا پورا اعتقاد ہے، اس لئے تم ہمارے حضور میں ہو، لیکن اگر ہم پر تمہارا بھروسہ نہ ہو اور تم رات دن ہمارے حضور میں رہو، پھر بھی تم مجھ سے دُور ہوتے۔ تم بھی سب جماعت اپنے دل کے ساتھ ایسی تہیہ کرو کہ تم ہمارے پاس ہی ہو۔ ہم تو تمہارے پاس ہی ہیں۔

تم اپنا ایمان ہم پر مضبوط اور پکا رکھو۔ تمہارا اعتقاد، ایمان تھوڑا ہو، اور اس وجہ سے برابر بندگی نہ کرو اور ہمارے متعلق تمہارے دل میں شک ہو، اسکی بجائے اتنا ایمان بھی نہیں رکھو تو زیادہ اچھا ہے۔ تھوڑے اعتقاد سے تمہیں کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

تم اپنے دل کے ساتھ تہیہ کرو۔ تمہارا ایمان پہاڑ جیسا وزنی ہونا چاہیۓ. وزنی پہاڑ کو خواہ کتنی ہی ہَوا لگے، تو بھی وہ اپنی جگہ سے ہٹتا نہیں ہے۔ تم بھی ایسے ہی مضبوط بنو۔

انسان کا ہمیشہ ایک ہی رنگ ہونا چاہیۓ۔ پل میں ایک رنگ اور پل میں دوسرا رنگ، اس طرح رنگ بدلنا، انسان پر لازم نہیں ہے۔ انسان پر واجب ہے کہ ایک ہی سچے اور سیدھے راستے پر چلتا جائے. اپنے دل کے ساتھ ایک ہی راستہ مقرر کرو، تب ہی آخر میں اسکا پھل ملے گا۔ سیدھا راستہ مقرر کر کے، اسی راستے پر چلتے جاؤ۔ تم اِس ست پنتھ مذہب پر مستقیم رہو۔ کسی کے دھوکے اور فریب میں نہ آؤ۔

تم عبادت بندگی کی عادت کرو۔ اگر تمہیں ایک مرتبہ عبادت کی عادت پڑگئی اور اسی مطابق عمل کرتے رہو گے تو تمہیں ذرا بھی شک نہیں رہے گا۔ لیکن اگر عبادت کی عادت نہیں ڈالو گے اور سُستی کرو گے تو ہم پر تمہارا ایمان خواہ کتنا ہی

مضبوط ہوگا، تب بھی تمہارا ایمان آہستہ آہستہ ہٹ جائیگا، یعنی تمہارا ایمان جاتا رہے گا۔

دُنیا میں ایک پہلوان اپنے جسم کی تعلیم لیتا ہے۔ اسی طرح مذہبی ایمانی لوگ اپنی روح کی تعلیم لیتے ہیں۔ پہلوان خواہ کتنا ہی طاقتور ہو اور خواہ کتنی ہی قوت رکھتا ہو، پھر بھی اگر ہمیشہ کی عادت چھوڑ دے گا تو تھوڑے دنوں میں سُست ہوجائے گا۔ اسی طرح ایک دو سال تک ورزش چھوڑ دے تو پہلے جتنی قوت تھی، وہ سب پانی ہو جائیگی۔ اسکی سُستی کی وجہ سے اسکو بہت زیادہ نقصان پہنچے گا۔ وہ پہلوان طاقتور تھا، اسکی بجائے اب وہ سُست اور کمزور ہو جائیگا۔ ورزش کرنے کی عادت چھوڑ دینے سے وہ کمزور ہو جائیگا، پھر اسکو کوئی شخص پاؤں مارے گا تو وہ گر جائیگا، لیکن اگر وہ تھوڑی تھوڑی ورزش کرنا جاری رکھے گا تو دو تین سالوں میں وہ انتہائی مضبوط بن جائیگا۔ دین کے کام میں بھی اسی طرح سے ہے۔

انسان پر واجب ہے کہ وہ ہمیشہ تھوڑی تھوڑی عبادت بندگی جاری رکھے۔ پہلے ایک شخص کو اس مذہب میں تھوڑا ایمان ہو۔ ایسے وقت میں وہ عبادت کی تعلیم نہیں لے یا وہ تھوڑی عبادت بندگی کرتا ہو، اور وہ بھی چَھوڑ دے، تو تھوڑے دنوں میں اُس پہلوان کی طرح سُست ہو جائیگا اور اسکا شروع کا تھوڑا ایمان بھی جلدی سے جاتا رہے گا۔

دین کے کاموں میں عادت اپنانے کی خاص ضرورت ہے۔ پہلے تو روزانہ جماعت خانے جانے کی عادت ڈالو. پھر مجلس میں آکر اس عادت میں اضافہ کرو۔ اس طرح تم آہستہ آہستہ آگے بڑھو گے۔ عادت ڈالو گے تو تمہیں بہت فائدہ ہوگا۔ پھر تمھیں کسی بات میں شک یا وہم نہیں آئیگا۔ اسی طرح تم کسی کے فریب میں بھی نہیں آؤ گے۔ انسان پر واجب ہے کہ وہ کسی بھی اچھے کام کی عادت ڈالے اور اپنی عبادت کو مضبوط کرے۔ عادت ڈالنے کے بعد، اُس عادت کو ہمیشہ قائم رکھے۔ اگر تم عادت چھوڑ دو گے، تو تم اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچاؤ گے، اور دُکھی ہو گے۔

(81) Farman 95

تم اپنے اسماعیلی دین پر مضبوط رہو۔ اگر تم دین کے علم گنان میں ہوشیار ہوئے ہو، اگر تم فلسفہ برابر جانتے ہو، اگر تم بذاتِ خود بھی ہمت والے ہوشیار ہو، تو یہ ست پنتھ ایسا اعلیٰ ہے کہ تم کسی سے دھوکہ نہیں کھاؤ گے، اگر تم فلسفہ سیکھو اورفلسفی بنو تو سب باتیں برابر سمجھو گے۔ جو لوگ خُداوند کے مومنین ہوتے ہیں، انکو بیعت کرانے کے لئے امام اپنے وارث مقرر کر کے جاتے ہیں۔ مومنوں پر واجب ہے کہ انکو اُس گادی وارث یعنی مسند نشین امام کے فرمان ماننے چاہیئیں۔

اگر امام کے بغیر یہ دنیا چل سکے ایسا ہوتا تو، حضرت مولا مُرتضیٰ علیؑ اپنے ہاتھ سے اپنی مسند کا وارث مقرر کر کے جاتے ہی نہیں۔ فقط کتاب قرآن ہی کافی ہوتا تو امامؑ کو نہیں بٹھاتے اور جب جامہ تبدیل کرنے کا وقت آیا تو وہ جامہ مولا مُرتضیٰ علیؑ اپنے ساتھ ہی لے کر جاتے، لیکن جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ یہ بات بالکل ماننے والی نہیں اور صرف ایک قرآن ہی کافی ہوتا، یہ بات بھی غلط ثابت ہو جاتی ہے، یہ بات بھی ماننے والی نہیں ہے۔

وقت کے مطابق جیسے جیسے زمانہ بدلتا ہے، اس طرح نئی نئی چیزیں بنتی جاتی ہیں۔ نئی نئی باتیں ظہور میں آتی ہیں۔ مختلف وقتوں میں مختلف مشکلات جنم لیتی ہیں۔ دُنیا بھی بدلتی رہتی ہے۔ ہزار برس پہلے دُنیا کیسی تھی؟ اب کیسی ہے؟ اور کچھ سالوں کے بعد دُنیا کیسی بدل جائے گی؟ دُنیا میں بڑی بڑی تبدیلیاں رونما ہوتی ہی رہتی ہیں۔ اس لئے ہر زمانے میں ہر زمانے کا امامؑ حاضر ہوتا ہے، وہ، اس بدلے ہوئے وقت میں تمھیں کیا کرنا اور کیسے چلنا چاہیئے، اس متعلق فرمان فرماتے ہیں، وقت کے مطابق تمھیں کیا کرنا لازم ہے، وہ (امامؑ) تمھیں فرماتے ہیں۔

ابھی ہمارے فرمان کچھ ہیں۔ اور کچھ سالوں کے بعد ہمارے فرمان کچھ اور ہونگے. پوری دُنیا بدل جائیگی۔

بے سوچ انسان، انسان ہونے کے لائق ہی نہیں۔

انسان یہ خیال نہیں کرتا کہ مرنے کے بعد قیامت میں وہ ایسا جواب دے گا کہ فلاں نے میرے روح کو فریب دیا، تو وہ بہانہ قطعی نہیں چلے گا، کیونکہ تم حیوان نہیں ہو، تم انسان ہو۔ خُداوند تعالیٰ نے تمہیں سوچنے کی صلاحیت عطا کی ہے اور عقل بھی بخشی ہے۔ پھر کیوں اپنی عقل استعمال نہیں کرتے؟ اور کیوں خیال نہیں کرتے؟ تمہیں انسان کا درجہ ملا ہے، اس لئے انسان کے اوتار کی قدر سمجھو۔ تمہارا انسان کا درجہ ایسا ہے کہ تم فرشتے بن سکتے ہو۔

کسی شخص کے پاس مکمل بادشاہت ہو، یعنی کہ اسکے پاس پوری دُنیا کی حکومت ہو۔ اُس سے بادشاہت چھین کر، اسےفقیر بنا دیا جائے، تو اسکی کیسی خراب حالت ہوگی؟ اب تم انسانی صورت نما اعلیٰ وجود میں آنے کے بعد فرشتہ بننے کی بجائے، انسان سے حیوان جیسے بنو گے، تو تمہاری بھی ایسی ہی خراب حالت ہوگی۔ تم کانگوا بھرتے ہو، یعنی کہ، تم ہمیں قول دیتے ہو کہ "صاحب ہم نے آپؐ کا دین اختیار کیا ہے اور تم کبھی ہمارے فرمان سے باہر نہیں جاؤ گے۔ جن لوگوں نے ہمیں ایسا قول دیا ہے، انکے لئے کوئی ڈر نہیں ہے۔

ہم جب بھی فرمان فرماتے ہیں، اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ ہم ایسا کوئی بھی فرمان نہیں فرماتے، جس میں ہمارے کسی بھی مُرید کو دُنیا یا آخرت میں نقصان ہو۔

(82) Farman 96

اس دُنیا میں دو قسم کے مومن ہیں، جس میں سے ایک جسم کے مومن ہیں اور دوسرے روح کے مومن ہیں۔ جو جسم کے مومن ہیں، وہ یہاں ہی خوش ہوتے ہیں اور اس دُنیا ہی میں رہنے میں خوش ہیں۔ ان کی جگہ زمین میں ہوتی ہے۔ یہ بڑائی کے مومن ہیں، وہ بلآخر زمین ہی میں جاتے ہیں۔ ایسے بھی بہت سے لوگ ہیں، جو تھوڑے دن اس دین پر برابر چلتے ہیں قدم آگے بڑھاتے ہیں، عبادت بھی کرتے ہیں، اس طرح ایک قدم آگے بڑھانے کے بعد، پھر کھڑے رہ جاتے ہیں۔ اُس جگہ سے بالکل آگے نہیں بڑھتے۔ ایسے لوگ بھی آخر میں زمین میں ہی جاتے ہیں، اور انکو کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ دوسرے جو روح کے مومن ہیں، وہ ایسے ہوتے ہیں کہ دین کے کام میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے رہتے ہیں۔ وہ رکتےنہیں، وہ مومن مسلسل آگے بڑھتے ہی رہتے ہیں۔ ایسے لوگ بہشت سے بھی اوپر جائیں گے۔

جب مولا مُرتضیٰ علیؑ پہلے مکہ میں تھے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے، اُسوقت سب مُرید کسان تھے ۔ دادا آدمؑ کے زمانے میں بھی مُرید کسان ہی تھے۔ ان لوگوں کا جسم بھی کسان کا تھا، لیکن باطن میں وہ فرشتے تھے۔ تمھیں بھی اُن جیسا ہونا چاہیئے۔

ہمیں معلوم ہے کہ تمھاری زمین میں بیج بو دیا گیا ہے، اس میں سے پودے نکلے ہیں، لیکن ابھی تک اُس پر گیہوں نہیں

آئی۔ تم ایسے اچھے طریقے سے چلو کہ، اس میں سے اچھے گیہوں پیدا ہوں، اس سے اچھی روٹی بنے اور وہ روٹی تم ہی کھاؤ۔

تمہیں علم گنان آتے ہوں گے، معنی بھی آتے ہوں گے، لیکن اگر تم ہمیشہ جماعت خانے نہیں آؤ گے تو کوئی چیز تمہیں فائدہ نہیں دے گی۔ یہ بڑی نصیحت ہے۔

(83) Farman 97

مذہب میں آنا جانا کیا کرتے ہیں، انکو مذہب سے کوئی فائدہ نہیں ملتا۔

مذہب کا جو فائدہ لینا چاہیۓ وہ باطنی ہے۔ ظاہری فائدہ کسی کام کا نہیں۔ یہاں تم ہمارے پاس ایک دن بیٹھے، اُسی طرح ایک مہینہ بھی بیٹھے رہو، پھر بھی تمہیں کیا فائدہ ہو؟ تم ایسے نیکی کے کام کرو کہ ہمیشہ ہمیں دیکھو، ہم ہمیشہ تمہارے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ تم اچھے کام کرو کہ ہمیشہ تمہارے دل میں ہمیں باطنی طور سے دیکھا کرو۔ تم ہمیں اپنے دل میں روحانیت سے دیکھو۔ تم ہمیں اپنے دل میں رکھو۔ تمہارا دل مذہب میں اور ہمارے میں رکھو۔ علم مجلس میں حاضر رہو اور عبادت بندگی میں مشغول رہنا۔

آدمؑ کے زمانے میں ایک ہی مذہب تھا۔ شروع میں ایک ہی آدمؑ تھے۔ اُس وقت دوسرا کوئی انسان نہیں تھا اور اُس وقت

دوسرا کوئی مذہب بھی نہیں تھا۔ بعد میں جیسے جیسے انسان زیادہ ہوتے گئے، ویسے ویسے مذہب بھی زیادہ ہوتے گئے۔ جس روح کو جو مذہب پسند آیا، اس نے وہ مذہب پسند کر لیا۔

ایسی اعلیٰ باتیں اس ست پنتھ مذہب میں ہیں۔ ہمارے دین میں ایسے ایسے میوے ہیں کہ، وہ میوے کھانے والا کبھی بھی باہر جاکر گھاس نہیں کھاتا۔ لیکن ایسے میوے کھانے کے لئے تمہیں اپنے دل کو پاک رکھنا چاہیئے۔

دوسرے تمام مذاہب میں ایسا لکھا ہوا ہے کہ تم اس دُنیا میں اچھے ہو کر چلو گے تو مرنے کے بعد تمہیں بہشت ملے گی۔ لیکن اپنے مذہب میں تو ایسا ہے کہ تم گنان، علم، کے مطابق صاف دل سے چلو، عبادت بندگی کرو، پاک بنو، تو تمہیں تمہاری زندگی میں، تمہاری حیاتی ہی میں بہشت ملے گی۔ اس دُنیا میں بہشت حاصل کرو، وہی بڑا فائدہ ہے۔

تمہارے پاس ایک اچھا گھوڑا ہو، اور وہ جوانی کے وقت تمہیں خوش کرے یعنی تمہیں اچھی سواری دے، تو تم اُس پر خوش ہو گے۔ جب وہ گھوڑا ضعیف ہو جائے، تب اس سے کام نہیں لیتے ہوئے، اسکو ایک اصطبل میں باندھ کر رکھو اور کام لئے بغیر اسکو کھلایا کرو، اسکو ہری گھاس اور پانی بھی دو۔ اس طرح اس گھوڑے سے کام نہ لیتے ہوئے، اسکو کھلایا پلایا کرے۔ ایسا سکھ پائے. اس طرح تم بیٹھے بیٹھے

سکھ حاصل کرنے کی امید رکھو تو تمہارا بہشت کا سکھ اور اُس گھوڑے کا اصطبل کا سکھ، دونوں برابر ہوئے۔ یعنی کہ بہشت بھی ایک اصطبل ہوا اور تم بوڑھے گھوڑے ہوئے۔ اس لئے تم فرشتہ بننے کی اور اس سے اوپر جانے کی امید رکھو۔

اس دُنیا میں ہر طرح سے ایسا سمجھ کر چلنا کہ "میں کچھ بھی نہیں" تب ہی ایسی اعلیٰ جگہ پر پہنچو گے۔ ہر معاملے میں ایسا سمجھ کر چلنا، یہ بہت مشکل ہے۔

ایک انسان کچھ برسوں تک بندگی کرے، پھر اسکو تھوڑا غرور آجائے اور اس سے وہ بندگی کرنا چھوڑ دے۔ پھر کچھ مہینوں کے بعد وہ شخص پھر سے بندگی کرنا شروع کرے۔ اور کچھ وقت جاری رکھے۔ پھر شیطان کے فریب سے بڑائی آئے اور وہ بندگی کرنا چھوڑ دے۔ اس طرح بہت سال کی محنت بے کار ہو جاتی ہے اور ساری عبادت ضائع ہو جاتی ہے. کچھ عرصے کے بعد تیسری مرتبہ عبادت شروع کرے اور ساتھ ساتھ پرایا مال اور پرائی عورت کی طرف بد خیال کرے ۔ اس لئے اسکی عبادت ضائع ہو جاتی ہے۔ پھر تھوڑے مہینے کے بعد وہ عبادت شروع کرے۔ اُسوقت بھی شیطان اسکو فریب دیتاہے۔ اسکی وجہ سے مال واجبات، جو اسکے پاس ہوتا ہے، وہ کھا جائے یا دوسرے گناہ کرے، تب بھی اسکی عبادت مٹی میں مل جاتی ہے۔ اس طرح مختلف طریقوں سے شیطان تمہیں لوٹ لیتا ہے اور تمہاری بندگی کھا جاتا ہے۔ اس طرح

انسان عبادت بندگی کر کے محنت کرتا جائے اور ساتھ میں شیطان سے بھی فریب کھاتا جائے تو اسکی محنت بے کار جائے گی۔ پھر کچھ سالوں بعد اسکا دل چاہے که پھر سے عبادت کروں اور سوچے که اب سے شیطان کے فریب میں نہیں آؤں گا اور عبادت بندگی کر کے ایک بڑا محل تعمیر کروں گا۔ لیکن صرف خیال کرنے سے محل تعمیر نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ حرص و لالچ چھوڑ کر، شیطان کے فریب میں نه آئے، تب ہی اسکی عبادت کام آئیگی یعنی که محل تعمیر کر سکے گا۔

تم اپنے دل کے ساتھ تہیه کرو اور اس طرح عبادت کرو که تمہاری عبادت سے ایک مضبوط بنگله بنا سکو، جو دوبارہ زمین میں نه جاسکے ۔ تم اپنے بنگلے کا پایه بہت مضبوط کرو۔ تمہارے مذہب کا پایه کنویں کی طرح بہت گہرا ہونے سے اس کا پایه مضبوط کرنے کے لئے تمہیں سخت محنت جاری رکھنی چاہیئے ۔ اور صبر رکھ کر اسکا پایه نه ہل سکے، ایسا مضبوط کرنا چاہیۓ۔ تمہارے مذہب کا پایه مضبوط کرنے کے لئے دوسرے فرائض کے علاوہ پہلے تو تمہیں تین وقت کی دُعا کبھی نہیں چھوڑنی۔ وقت ہُوا که فوراً دُعا میں حاضر ہوجاؤ۔ پھر کہیں بھی ہو، کسی بھی کام میں مصروف ہو، وہ کام چھوڑ کر، اُسی جگه دُعا پڑھ لے۔ اگر دُعا نه آتی ہو تو بارہ تسبیح "پیر شاہ" کے نام کی یاد کر کے نکال لینا۔ یعنی

که تمہاری دُعا قبول ہوگی اور تم نے دُعا کو سنبھالا، ایسا سمجھا جائیگا۔

اس طرح تمہارے مذہب کا پایہ مضبوط ہو، اسکے بعد، اسکے اوپر نیک اعمال روپی پتھر رکھ کر، بنگلہ مضبوط بناؤ۔ اس بنگلے کی پہلی منزل بنا کر، صرف اتنے میں ہی تم راضی ہو گے تو ابھی بھی تم زمین کے اوپر ہی ہو، اوپر نہیں چڑھے۔ تمہارا مذہب ایسا ہے کہ آہستہ آہستہ تمہارے بنگلے پر منزل کے اوپر منزل بنا کر بنگلے کو ساتویں آسمان تک لے جانا چاہیۓ ۔

تم ہمت والے بنو کہ پہاڑ کی طرح اپنی جگہ سے ہل نہ سکو۔

(85) Farman 99

دسوند آٹھواں حصہ برابر دیتے رہنا۔ تمہارے کھیت میں جو پیدا ہو اس میں سے، راجا اپنا حصہ لے جائے، بعد، جو باقی رہے اُس میں سے آٹھواں حصہ دینا۔ بغیر حساب کے نہیں دینا۔

جن لوگوں نے کانگوا بھر کر ہمیں قول دیا، ہمارے مُرید ہوئے ہیں، وہ کبھی بھی اپنا قول نہ توڑیں. پہلے حضرت مولا مُرتضیٰ علیؑ اور نبی صاحبؐ کے زمانے سے ہی کانگوا بھرنے کا یعنی قول لینے کا کام چلتا آرہا ہے۔ اُس وقت بھی مُرید بنتے تھے۔ اس ست پنتھ دین اسماعیلی کا یہ فائدہ ہے کہ ہر مُرید

پر ہر نئے جامے کا ایک مرتبہ خاص طور پر لازمی کانگوا بھرنا واجب ہے۔ ہر نئے جامے کا اپنی زندگی میں ایک مرتبہ کانگوا بھرنا چاہیئے۔ ایک ہی جامے کا ایک سے زیادہ مرتبہ کانگوا بھرنا ہے یا نہیں، یہ اسکی خوشی کی بات ہے۔

جس طرح تم بیوپار یا دوسرے معاملات میں دستخط کر کے رضامند ہوتے ہو، اسی طرح کانگوا بھرواکر ہم تمہارے روح سے دستخط لیتے ہیں۔

(87) Farman 100

دوسروں کو بے دین کرنے والے ملا، خود ہمارے دین میں آتے ہیں۔ ایسے عظیم کام خراسان کے مُرید کیسے کر سکتے ہیں؟ خراسان کے مُرید حقیقی مومنین ہیں۔ ان میں مکمل ایمان، حقیقی شناخت اور مکمل ہمت ہے۔ ایسی صفات کی وجہ سے وہ کبھی بھی شیطان کی بازی نہیں کھاتے۔

تم میں وہ ہمت اور علم نہیں ہے۔ تم بے علم اور بے ہمت ہو، اس وجہ تم شیطان کی بازی کھا جاتے ہو۔ اگر تم میں مطلوبہ علم اور مطلوبہ ہمت ہو، تو تم بھی سامنے آنے والے شیطان کو بھگا سکو۔ کوئی دوسرے دین والا تمہیں فریب دینے کے لئے آئے تو فوراً تم اسے روک سکو۔

اس مذہب پر عمل کرنے میں ہمت یہ اہم چیز ہے۔ ہمت رکھنے سے تم عظیم کام کر سکو گے۔ دوسرا یہ کہ اگر تمہارے

پاس پورا علم ہو، تو تمہیں گمراہ کرنے کے لئے آنے والے دوسرے مذاہب والوں کو روکنے کے لئے ایک ہی لفظ کافی ہے۔ وہ لفظ یہ ہے کہ، تم انہیں پوچھو کہ، تمہارا امامؑ کون ہے؟ اور وہ کہاں ہے؟ تمہارے امامؑ کا راستہ بتاؤ۔ تو وہ یہ کہیں گے کہ، ہمارا امامؑ تو زندہ ہے، مگر وہ غیب ہو گیا ہے؛ تو پھر اُنہیں پوچھو کہ تمہارا امامؑ غیب ہوگیا ہے تو کیا وہ انسان ذات سے ڈرتا ہے؟ کیا اسے لوگوں کا ڈر ہے کہ، لوگ اُسے مار ڈالیں گے؟ کس وجہ سے امامؑ غیب ہے؟ وہ سمجھاؤ، امامؑ تو غیب ہوتا ہی نہیں۔ تب وہ اس کی کیا وجہ سمجھا سکیں گے؟ اور تمہارے سوال کا کیا جواب دے سکیں گے؟ وہ فوراً ہی اس سوال سے خاموش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد تم انہیں کہو کہ، امامؑ تو انسان کو اس دُنیا سے پار اُتارنے کے لئے ہیں۔ وہ اگر تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائے یا غیب ہوجائے، تو تمہیں کس طرح پار اتارسکےگا؟ تم اپنے امامؑ کو ڈھونڈ نکالو۔ اس دُنیا میں امامؑ کا کام یہی ہے کہ، حاضر رہ کر وقتاًفوقتاً اپنے مُریدوں کے فائدے کے لئے ہدایت کرے۔ انہیں اچھے راستے پر چلائے اور امامت اچھی طرح سنبھالے۔

حضرت نبی محمدؐ کی طرح دوسرے پیغمبرؑ بھی پہلے اس دُنیا میں آئے تھے، وہ بھی کہتے تھے کہ دُنیا کی نبوّت ہمارے پاس ہے۔ ہم پیغمبرؑ ہیں، ایسا ظاہر میں کہتے تھے۔ وہ انسان سے ڈرتے نہیں تھے۔ انہوں نے ظاہر میں دُنیا کو کئ معجزے

دکھائے۔ وہ انسان ذات سے کسی بھی طرح ڈرتےنہیں تھے۔ وہ اگر ایسے ظاہری معجزے نہیں دکھاتے تو اُس وقت کی دُنیا انہیں نبی کے طور کیسے مانتی اور نبی کے طور انہیں کیسے قبول کرتی؟ جیسے تم جانتے ہو اس طرح حضرت نبی محمدؐ کا نام ہر کوئی جانتا ہے۔ جب انہیں نبوت ملی پھر ڈر کس کا؟

کربلا کے میدان میں حضرت امام حسینؑ کے سامنے بڑی جنگ کرنے میں آئی۔ اس وقت وہ ہزاروں لوگوں کے سامنے اکیلے لڑے تھے۔ دشمنوں کی طرف سےظلم اور بڑے دکھ برداشت کرنے کے باوجود بھی کہتے تھے که، میں امامؑ ہوں۔ ایسے مشکلات کے وقت میں بھی وہ غیب نہیں ہوئے۔ مگر فقط ایک لکڑی لیکر دشمنوں کے سامنے آگے ہی آگے جنگ میں بڑھتے گۓ تھے۔ اُسوقت انھوں نے اپنی امامت نہیں چُھپائی۔ اگر امامؑ کا جامه حاضر نه ہو تو سب کافر ہو جائیں۔

حضرت امام حسینؑ کی لکڑی(مسند) اس وقت ہمارے پاس ہے، اور ہم خود ہی امام حسینؑ ہیں۔

تم ایک ہی جگه پر رکو نہیں۔ پہلے ایک زینه چڑھ کر پھر دوسرا زینه چڑھو، اسکے بعد تیسرا چڑھو۔ اس طرح زینه به زینه اوپر چڑھ کر سلمان فارسی جیسے بنو۔ وہ اہل بیت کے درجے پر پہنچا۔ اگر تم بھی اس جیسے ہو کر چلو گے تو اہل

بیت میں شامل ہو سکو گے۔ بہت سے مُرید اہل بیت جیسے ہوئے ہیں۔ بہت سے مُرید تو ایسے ہمت والے ہوتے ہیں کہ وہ اہل بیت سے بھی اونچے جاسکتے ہیں۔ اس لئے تم ہمت رکھو۔

تمہارے میں جو روح ہے، وہ کیا ہے؟ اور کہاں سے آیا ہے؟ ایسا خیال تم کیوں نہیں کرتے؟ تم ہمیشہ خیال کرو کہ تمہارا روح کیا چیز ہے؟ تم اسے اس کی اصل جگہ پر کیوں نہیں پہنچاتے؟ اسے اصل جگہ پر پہنچانے کے لئے تم ہمت کیوں نہیں کرتے؟

تم جانتے ہو کہ اس دُنیا میں تمام دریا بالآخر سمندر میں جاملتے ہیں۔ سمندر میں مل جانے کے بعد کوئی بھی انہیں دریا کا نام نہیں دیتا۔ اسی طرح ہم ایک سمندر کی مانند ہیں۔ تمہارے روح کا آخری سِرا سمندر میں یعنی ہمارے اپنے میں ہے۔ بلآخر تم سمندر میں مل جاؤ گے۔ لیکن تم بہت ہی ناہمت ہو، اس لئے تمہارا روح جلدی سے وہاں نہیں پہنچ سکتا۔ دیکھو! اس کچھ (Kutch) کے علاقے میں جو دریا ہیں، وہ سمندر میں نہیں مل سکتے ہیں، راستے میں ہی خشک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ بے ہمت ہیں، انکا روح بھی ان کچھ کے دریاؤں کی طرح راستےمیں ہی خشک ہو جاتا ہے۔ تمہارا روح ایک دریا کی مانند ہے۔ تم اسے راستے میں خشک ہونے نہ دو۔ ہمت والے شخص کا روح جلدی سے سمندر میں مل جاتا ہے۔ یہ کچھ کے دریا ناہمت ہیں، اس لئے سمندر

میں نہیں مل سکتے۔ دوسرے ملکوں کے دریا ہمت والے ہیں، اس لئے وہ جلدی سے سمندر میں مل جاتے ہیں۔ جیسا کہ دریائے اٹک، یہ دریائے سندھ میں مل جاتا ہے۔ اور دریائے سندھ، کراچی کے سمندر کے ساتھ ایک ہو جاتا ہے۔ تب وہ پر سکون ہو جاتی ہے۔ دریائے سندھ بہت ہمت والا ہے ۔ اسی طرح جو لوگ ہمت والے ہیں، وہ لوگ دریائے سندھ کی طرح سمندر میں یعنی ہم میں آکر مل جاتے ہیں۔ لیکن جو لوگ ناہمت ہیں، انکا روح کچھ کے دریاؤں کی طرح راستے ہی میں خشک ہوجائے گا۔ تم تمہارے روح کو راستے میں خشک ہونے نہ دو، بلکہ جلدی سے سمندر میں مل جانے دو۔ تم اس ضمن میں اچھی طرح خیال کرنا۔